اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ o اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فضائل صدقات احادیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا نہایت اچھا کام ہے، مال سے تم کو فائدہ نہ پہنچا تو تمھارے کیا کام آیا اور اپنے کام کا وہی ہے جو کھا پہن لیا یا آخرت کے لیے خرچ کیا، نہ وہ کہ جمع کیا اور دوسروں کے لیے چھوڑ گئے۔ اس کے فضائل میں چند حدیثیں سُنیے اور ان پر عمل کیجیے، اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "بندہ کہتا ہے، میرا مال ہے، میرا مال ہے اور اُسے تو اس کے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے، جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پُرانا کر دیا، یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اُس کے سوا جانے والا ہے کہ اوروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔"[1]

حدیث ۲: بخاری و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) فرماتے ہیں: "تم میں کون ہے کہ اُسے اپنے وارث کا مال، اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! ہم میں کوئی ایسا نہیں، جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ فرمایا: اپنا مال تو وہ ہے، جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا، وہ وارث کا مال ہے۔"[2]

حدیث ۳: امام بخاری ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "اگر میرے پاس اُحد برابر سونا ہو تو مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اُس میں کا میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین ہو تو اُس کے لیے کچھ رکھ لوں گا۔"[3]

حدیث ۴، ۵: صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے، مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے، اے اللہ (عزوجل)! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے، اے اللہ (عزوجل)! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔"[4] اور اسی کے مثل امام احمد و ابن حبان و حاکم نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۶: صحیحین میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: "خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالیٰ شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔"[5]

---

(1) صحیح مسلم"، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، الحدیث: ۲۹۵۹، ص ۱۵۸۲.

(2) صحیح البخاري"، کتاب الرقائق، باب ماقدم من مالہ فھولہ، الحدیث: ۶۴۴۲، ج ۴، ص ۲۳۰.

(3) صحیح البخاري"، کتاب الرقائق، باب قول النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مایسرنی أن عندی مثل احد ہذا ذہبا، الحدیث: ۶۴۴۵، ج ۴، ص ۲۳۲.

(4) صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب في المنفق والممسک، الحدیث: ۱۰۱۰ ص ۵۰۴.

(5) صحیح البخاري"، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ فیما استطاع، الحدیث: ۱۴۳۴، ج ۱، ص ۴۸۳. کتاب الھبۃ، باب ھبۃ المرأۃ لغیر زوجھا... إلخ، الحدیث: ۲۵۹۱، ص ۲۰۴.

حدیث ۷: نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابنِ آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"[6]

حدیث ۸: صحیح مسلم و سنن ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابنِ آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا، تیرے لیے بہتر ہے اور اُس کا روکنا، تیرے لیے بُرا ہے اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور اُن سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں۔"[7]

حدیث ۹: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں، جن کے ہاتھ سینے اور گلے سے جکڑے ہوئے ہیں تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا وہ زرہ کشادہ ہوگئی اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے، ہر کڑی اپنی جگہ کو پکڑ لیتی ہے وہ کشادہ کرنا بھی چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔"[8]

حدیث ۱۰: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے اُنھیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔"[9]

حدیث ۱۱: نیز اُسی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (عزوجل و صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ فرمایا: اس کا کہ صحت کی حالت میں ہو اور لالچ ہو، محتاجی کا ڈر ہو اور تونگری کی آرزو، یہ نہیں کہ چھوڑے رہے اور جب جان گلے کو آجائے تو کہے اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دینا اور یہ تو فلاں کا ہو چکا یعنی وارث کا۔"[10]

حدیث ۱۲: صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، مجھے دیکھ کر فرمایا: "قسم ہے رب کعبہ کی! وہ ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کی، میرے باپ ماں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: زیادہ مال والے، مگر جو اس طرح اور اس طرح اور

---

[6] () صحیح البخاري"، کتاب النفقات، باب فضل النفقۃ علی الأھل، الحدیث: ۵۳۵۲، ج۳، ص ۵۱۱.

[7] () صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی... إلخ، الحدیث: ۱۰۳۶، ص ۵۱۶.

[8] () صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب مثل المنفق والبخیل، ۷۶۔(۱۰۲۱)، ص ۵۱۰.

[9] () صحیح مسلم"، کتاب البر والصلۃ والآدب، باب تحریم الظلم، الحدیث: ۲۵۷۸، ص ۱۳۹۴.

[10] () صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان افضل الصدقۃ صدقۃ الصحیح الشحیح، الحدیث: ۱۰۳۲، ص ۵۱۵.

اس طرح کرے آگے پیچھے دہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔"[11]

حدیث ۱۳: سنن ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "سخی قریب ہے اللہ (عزوجل) سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دُور ہے جہنم سے اور بخیل دور ہے اللہ (عزوجل) سے، دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ پیارا ہے، بخیل عابد سے۔"[12]

حدیث ۱۴: سُنن ابو داود میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درم صدقہ کرنا، مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔"[13]

حدیث ۱۵: امام احمد و نسائی و دارمی و ترمذی ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا یا آزاد کرتا ہے، اُس کی مثال اُس شخص کی ہے کہ جب آسودہ ہو لیا تو ہدیہ کرتا ہے۔"[14]

حدیث ۱۶: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ایک شخص جنگل میں تھا، اُس نے اَبر میں ایک آواز سُنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، وہ اَبر ایک کنارہ کو ہو گیا اور اُس نے پانی سنگستان میں گرا یا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی لے لیا، وہ شخص پانی کے پیچھے ہو لیا، ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کُھرپیا سے پانی پھیر رہا ہے۔ اُس نے کہا، اے اللہ (عزوجل) کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا، فلاں نام، وہی نام جو اُس نے اَبر میں سے سُنا۔ اُس نے کہا، اے اللہ (عزوجل) کے بندے! تُو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اُس نے کہا، میں نے اُس اَبر میں سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سُنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے، فلاں کے باغ کو سیراب کر، تو تُو کیا کرتا ہے (کہ تیرا نام لے کر پانی بھیجا جاتا ہے)؟ جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔"[15]

حدیث ۱۷: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک برص والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا، تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور یہ بات جاتی رہے، جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔

---

(11) صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لایؤدی الزکاۃ، الحدیث: ۹۹۰، ص ۴۹۵.

(12) جامع الترمذي"، أبواب البر والصلۃ، باب ماجاء في السخائ، الحدیث: ۱۹۶۸، ج ۳، ص ۳۸۷.

(13) سنن أبي داود"، کتاب الوصایا، باب ماجاء في کراہیۃ الإضرار في الوصیۃ، الحدیث: ۲۸۶۶، ج ۳، ص ۱۵۵.

(14) سنن الدارمي"، کتاب الوصایا، باب من أحب الوصیۃ ومن کرہ، الحدیث: ۳۲۲۶، ج ۲، ص ۵۰۵. و"جامع الترمذي"، ابواب الوصایا... الخ، باب ماجاء في الرجل یتصدق... الخ، الحدیث: ۲۱۲۳، ج ۴، ص ۴۴.

(15) صحیح مسلم"، کتاب الزھد والرقائق، باب فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل، الحدیث: ۲۹۸۴، ص ۱۵۹۳.

فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی، فرشتے نے کہا: تجھے کونسا مال زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کا شک ہے، مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے)۔ اُسے دس ۱۰ مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے۔

پھر گنجے کے پاس آیا، اُس سے کہا: تجھے کیا شے زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: خوبصورت بال اور یہ جاتا رہے، جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ بات جاتی رہی اور خوبصورت بال اُسے دیے گئے، اُس سے کہا: تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اُس نے گائے بتائی۔ ایک گابھن گائے اُسے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے۔

پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا: تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی نگاہ واپس دی۔ فرشتہ نے پوچھا، تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: بکری۔ اُسے ایک گابھن بکری دی۔ اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے، ایک کے لیے اونٹوں سے جنگل بھر گیا۔ دوسرے کے لیے گائے سے، تیسرے کے لیے بکریوں سے۔

پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اُس کی صورت اور ہیئات میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا: میں مرد مسکین ہوں، میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے، پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی، مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے پھر تیری مدد سے، میں اُس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں، جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اُس نے جواب دیا: حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا: گویا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے، فقیر نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا، اُس نے کہا: میں تو اس مال کا نسلاً بعد نسلٍ وارث کیا گیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تُو تھا۔

پھر گنجے کے پاس اُسی کی صورت بن کر آیا، اُس سے بھی وہی کہا: اُس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے، جیسا تُو تھا۔

پھر اندھے کے پاس اس کی صورت وہیئات بن کر آیا اور کہا: میں مسکین شخص اور مسافر ہوں، میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے، آج پہنچنے کی صورت نہیں، مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے نگاہ واپس دی، ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اُس نے کہا: میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تُو جو چاہے لے لے اور جتنا

چاہے چھوڑ دے۔ خدا کی قسم! اللہ (عزوجل) کے لیے تُو جو کچھ لے گا، میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا۔ فرشتے نے کہا: تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ، بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا، تیرے لیے اللہ (عزوجل) کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔"[16]

حدیث ۱۸: امام احمد و ابو داود و ترمذی ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں کچھ نہیں ہوتا کہ اُسے دوں، ارشاد فرمایا: "اُسے کچھ دیدے، اگرچہ کُھر جلا ہوا۔"[17]

حدیث ۱۹: بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی، کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوشت پسند تھا۔ انہوں نے خادمہ سے کہا: اسے گھر میں رکھ دے، شاید حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تناول فرمائیں، اُس نے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا صدقہ کرو، اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا۔ لوگوں نے کہا، اللہ (عزوجل) تجھ میں برکت دے۔[18] سائل چلا گیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور فرمایا: تمھارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ اُم المومنین نے عرض کی، ہاں اور خادمہ سے فرمایا: جاوہ گوشت لے آ۔ وہ گئی تو طاق میں ایک پتھر کا ایک ٹکڑا پایا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا، لہٰذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔"[19]

حدیث ۲۰: بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، جو سخی ہے، اُس نے اُسکی ٹہنی پکڑلی ہے، وہ ٹہنی اُس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کرلے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے، اُس نے اس کی ٹہنی پکڑلی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔"[20]

حدیث ۲۱: رزین نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "صدقہ میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔"[21]

حدیث ۲۲: صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ہر مسلمان پر

---

[16] صحیح مسلم"، کتاب الزھد... الخ، باب الدنیا سجن للمؤمن... إلخ، الحدیث: ۲۹۶۴، ص ۱۵۸۴. و" صحیح البخاري"، کتاب احادیث الأنبیاء، باب حدیث أبرص وأعمی وأقرع في بني إسرائیل، الحدیث: ۳۴۶۴، ج ۲، ص ۴۶۳.

[17] المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أم بجید، الحدیث: ۲۷۲۱۸، ج ۱۰، ص ۳۲۸.

[18] سائل کو واپس کرنا ہوتا تو یہ لفظ بولتے۔ ۱۲ منہ

[19] دلائل النبوۃ" للبیہقي، باب ماجاء في اللحم الذی صار حجرا... إلخ، ج ۶، ص ۳۰۰. و" مشکاۃ المصابیح"، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراہیۃ الامساک، الحدیث: ۱۸۸۰، ج ۱، ص ۵۲۱.

[20] شعب الإیمان"، باب في الجود والسخاء، الحدیث: ۱۰۸۷۷، ج ۷، ص ۴۳۵.

[21] مشکاۃ المصابیح"، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراہیۃ الأمساک، الحدیث: ۱۸۸۷، ج ۱، ص ۵۲۲.

صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، اگر نہ پائے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ عرض کی، اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا نہ کرے؟ فرمایا: صاحبِ حاجت پریشان کی اعانت کرے۔ عرض کی، اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے۔ عرض کی، اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: شر سے باز رہے کہ یہی اُس کے لیے صدقہ ہے۔"[22]

حدیث ۲۳: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے، کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اُس کا اسباب اُٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے، راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔"[23]

حدیث ۲۴: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے، اُس میں سے کسی آدمی یا پرند یا چوپایہ نے کھایا، وہ سب اُس کے لیے صدقہ ہے۔"[24]

حدیث ۲۵، ۲۶: سنن ترمذی میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، نیک بات کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔"[25] اسی کے مثل امام احمد و ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۷: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی، ایک شخص گیا اور کہا: میں اُس کو مسلمانوں کے راستہ سے دُور کر دوں گا کہ اُن کو ایذا نہ دے، وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔"[26]

حدیث ۲۸: ابوداود و ترمذی ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جو مسلمان کسی مسلمان ننگے کو کپڑا پہنا دے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی شراب سربند) پلائے گا۔"[27]

---

[22] () صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب كل معروف صدقة، الحديث: ۶۰۲۲، ج۴، ص۱۰۵.

[23] () صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع... إلخ، الحديث: ۱۰۰۹، ص۵۰۴.

[24] () صحيح مسلم"، كتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل الغرس والزرع، الحديث: ۱۵۵۳، ص۸۴۰.

[25] () جامع الترمذي"، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في صنائع المعروف، الحديث: ۱۹۶۳، ج۳، ص۳۸۴.

[26] () صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، الحديث: ۱۲۸۔(۱۹۱۴)، (۲۶۱۸) ص۱۴۱۰، ۱۴۱۱.

[27] () سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، الحديث: ۱۶۸۲، ج۲، ص۱۸۰.

حدیث ۲۹: امام احمد و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے تو جب تک اُس میں کا اُس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا، یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔"[28]

حدیث ۳۰، ۳۱: ترمذی و ابن حبان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "صدقہ رب العزت کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔"[29] نیز اس کے مثل ابو بکر صدیق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۳۲: ترمذی نے بافادہ تصحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "اس میں سے کیا باقی رہا؟ عرض کی، سوا شانہ کے کچھ باقی نہیں، ارشاد فرمایا: شانہ کے سوا سب باقی ہے۔"[30]

حدیث ۳۳: ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "تین شخصوں کو اللہ (عزوجل) محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض۔ جن کو اللہ (عزوجل) محبوب رکھتا ہے، ان میں ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور اُن سے اللہ (عزوجل) کے نام پر سوال کیا، اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا، جو سائل اور قوم کے درمیان ہے، انہوں نے نہ دیا، اُن میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا۔ اور ایک قوم رات بھر چلی، یہاں تک کہ جب اُنھیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی، سب نے سر رکھ دیے (یعنی سو گئے)، اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دُعا کرنے لگا اور اللہ (عزوجل) کی آیتیں پڑھنے لگا۔ اور ایک شخص لشکر میں تھا، دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی، اُس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا، یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو۔ اور وہ تین جنھیں اللہ (عزوجل) ناپسند فرماتا ہے۔ ایک بوڑھا زناکار، دوسرا فقیر متکبر، تیسرا مالدار ظالم۔"[31]

حدیث ۳۴: ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب اللہ (عزوجل) نے زمین پیدا فرمائی تو اُس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیے اب زمین ٹھہر گئی، فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا، عرض کی، اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے کہ وہ پہاڑ سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں، لوہا۔ عرض کی، اے رب (عزوجل)! لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، آگ۔ عرض کی، آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت ہے؟ فرمایا: ہاں، پانی۔ عرض کی، پانی سے بھی زیادہ سخت

---

[28] () جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة، باب ماجاء في ثواب من كسا مسلما، الحديث: ۲۴۹۲، ج۴، ص۲۱۸.

[29] () جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في فضل الصدقة، الحديث: ۶۶۴، ج۲، ص۱۴۶.

[30] () جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة...إلخ، ۳۳۔باب، الحديث: ۲۴۷۸، ج۴، ص۲۱۲.

[31] () سنن النسائي"، كتاب الزكاة، باب ثواب من يعطي، الحديث: ۲۵۶۷، ص۴۲۲.

کچھ ہے؟ فرمایا: ہاں ہَوا۔ عرض کی، ہَوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے؟ فرمایا: ہاں، ابنِ آدم کہ دہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اُسے بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے۔"[32]

حدیث ۳۵: نسائی نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان اپنے کُل مال سے اللہ (عزوجل) کی راہ میں جوڑا خرچ کرے، جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اُسے اُس کی طرف بلائے گا، جو اُس کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی، اس کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: "اگر اُونٹ دے تو دو اُونٹ اور گائے دے تو دو گائیں۔"[33]

حدیث ۳۶: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔"[34]

حدیث ۳۷: امام احمد بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ "مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اُس کا صدقہ ہو گا۔"[35]

حدیث ۳۸: صحیح بخاری میں ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "بہتر صدقہ وہ ہے کہ پُشتِ غنیٰ سے ہو یعنی اُس کے بعد تونگری باقی رہے اور ان سے شروع کرو جو تمھاری عیال میں ہیں یعنی پہلے اُن کو دو پھر اوروں کو۔"[36]

حدیث ۳۹: ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے، اگر ثواب کے لیے ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔"[37]

حدیث ۴۰: زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے صحیحین میں مروی، انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرایا، شوہر اور یتیم بچے جو پرورش میں ہیں ان کو صدقہ دینا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کو دینے میں دُونا اجر ہے، ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ۔"[38]

---

[32] () جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب في حكمة خلق الجبال...إلخ، الحديث: ۳۳۸۰، ج۵، ص ۲۴۲.

[33] () سنن النسائي"، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى، الحديث: ۳۱۸۲، ص۵۱۹.

[34] () جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحديث: ۲۶۲۵، ج۴، ص ۲۸۰.

[35] () المسند "للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۱۸۰۶۵، ج۶، ص ۳۰۲.

[36] () صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غني، الحديث: ۱۴۲۶، ج۱، ص ۴۸۱.

[37] () صحيح البخاري"، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل...إلخ، الحديث: ۵۳۵۱، ج۳، ص ۵۱۱.

[38] () صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة...إلخ، الحديث: ۱۰۰۰، ص ۵۰۱.

حدیث ۴۱: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسکین کو صدقہ دینا، صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا، صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔"(39)

حدیث ۴۲: امام بخاری و مسلم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: گھر میں جو کھانے کی چیز ہے، اگر عورت اُس میں سے کچھ دیدے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اُسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کریگا(40) یعنی اس صورت میں کہ جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اُسی حد تک جو عادت کے موافق ہے مثلاً روٹی دو روٹی، جیسا کہ ہندوستان میں عموماً رواج ہے اور اگر شوہر نے منع کر دیا ہو یا وہاں کی ایسی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔ ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے۔ عرض کی گئی، کھانا بھی نہیں؟ فرمایا: یہ تو بہت اچھا مال ہے۔(41)

حدیث ۴۳: صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "خازن مسلمان امانت دار کہ جو اُسے حکم دیا گیا، پورا پورا اُس کو دے دیتا ہے، وہ دو صدقہ دینے والوں میں کا ایک ہے۔"(42)

حدیث ۴۴: حاکم اور طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ "ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے۔ اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا، دوسری زوجہ کہ اسے تیار کرتی ہے، تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔"(43)

حدیث ۴۵: ابن ماجہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خطبہ میں فرمایا: "اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ و علانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلقات کو ملاؤ تو تمھیں روزی دی جائے گی اور تمھاری مدد کی جائے گی اور تمھاری شکستگی دُور کی جائے گی۔"(44)

---

(39) جامع الترمذي"، ابواب الزكاة، باب ماجاء في الصدقة على ذي القرابة، الحديث: ۶۵۸، ج ۲، ص ۱۴۲.

(40) صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب من أمر خادمه... إلخ، الحديث: ۱۴۲۵، ج ۱، ص ۴۸۱.

(41) جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في نفقة المرأة من بيت زوجها، الحديث: ٦٧٠، ج ۲، ص ۱۴۹.

(42) صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب اجر الخادم... إلخ، الحديث: ۱۴۳۸، ج ۱، ص ۴۸۴.

(43) المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ۵۳۰۹، ج ۴، ص ۸۹.

(44) سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات، باب في فرض الجمعة، الحديث: ۱۰۸۱، ج ۲، ص ۵.

حدیث ۴۶: صحیحین میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا، اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا، وہ اپنی دہنی طرف نظر کریگا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے، دکھائی دے گا، پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا، جو پہلے کر چکا ہے، پھر اپنے سامنے نظر کریگا تو مونھ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو، اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا دے کر۔"[45] اور اسی کے مثل عبداللہ بن مسعود و صدیق اکبر و اُم المومنین صدیقہ وانس و ابوہریرہ و ابو امامہ و نعمان بن بشیر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی۔

حدیث ۴۷: ابو یعلیٰ جابر اور ترمذی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔"[46]

حدیث ۴۸: امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، اُس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔"[47] اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت کو دفع کرتا ہے۔"[48]

حدیث ۴۹: طبرانی و بیہقی حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رب عزوجل فرماتا ہے: "اے ابنِ آدم! اپنے خزانہ میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری جائے گا۔ تجھے میں پورا دوں گا، اُس وقت کہ تو اُس کا زیادہ محتاج ہوگا۔"[49]

حدیث ۵۰، ۵۱: امام احمد و بزار و طبرانی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ "آدمی جب کچھ بھی صدقہ نکالتا ہے تو ستّر ۷۰ شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔"[50]

حدیث ۵۲: طبرانی نے عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے۔"[51]

---

[45] () "صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ... إلخ، الحدیث: ۶۷۔(۱۰۱۶)، ص۵۰۷.

[46] () "جامع الترمذي"، أبواب الإیمان، باب ماجاء في حرمۃ الصلاۃ، الحدیث: ۲۶۲۵، ج۴، ص۲۸۰.

[47] () "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر، الحدیث: ۱۷۳۳۵، ج۶، ص۱۲۶.

[48] () "المعجم الکبیر"، الحدیث: ۷۸۷، ج۱۷، ص۲۸۶.

[49] () "شعب الإیمان"، باب في الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۴۲، ج۳، ص۲۱۱.

[50] () "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث بریدۃ الأسلمی، الحدیث: ۲۳۰۲۳، ج۹، ص۱۲.

[51] () "المعجم الکبیر"، الحدیث: ۳۱، ج۱۷، ص۲۲.

حدیث ۵۳: طبرانی کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "صدقہ بُرائی کے ستّر ۷۰ دروازوں کو بند کر دیتاہے۔"[52]

حدیث ۵۴: ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ "اللہ عزوجل نے یحیٰی بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمھیں صدقہ کا حکم فرمایاہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اُسے مارنے کے لیے لائے، اُس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا، سب کو دے کر اپنی جان بچائی۔"[53]

حدیث ۵۵: ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے حرام مال جمع کیا پھر اُسے صدقہ کیا تو اُس میں اُس کے لیے کچھ ثواب نہیں، بلکہ گناہ ہے۔"[54]

حدیث ۵۶: ابو داود و ابن خزیمہ و حاکم اُنھیں سے راوی، عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: "کم مایہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔"[55]

حدیث ۵۷: نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان اُنھیں سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔" کسی نے عرض کی، یہ کیونکر یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)؟ فرمایا: "ایک شخص کے پاس مالِ کثیر ہے، اُس نے اُس میں سے لاکھ درہم لے کر صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو ۲ ہیں، اُس نے اُن میں سے ایک کو صدقہ کر دیا۔"[56]

[52] المعجم الکبیر"، الحدیث: ۴۴۰۲، ج۴، ص۲۷۴.

[53] جامع الترمذي"، أبواب الأمثال، باب ماجاء في مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ، الحدیث: ۲۸۷۲، ج۴، ص۳۹۴.

[54] الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان"، کتاب الزکاۃ، باب التطوع، الحدیث: ۳۳۵۶، ج۵، ص۱۵۱.

[55] سنن أبي داود"، کتاب الزکاۃ، باب الرخصۃ في ذلک، الحدیث: ۱۶۷۷، ج۲، ص۱۷۹.

[56] الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۳۶، ج۵، ص۱۴۴.